Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

فون ۴۴۹

ٹیلیفون نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۵ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ ۱۸ شہادت ۱۳۵۴ھش ۱۸ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۸ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل دن بھر حضور کو پھر حرارت رہی۔ شام کے وقت سوا آٹھ بجے شدید لرزہ کے ساتھ بخار تیز ہو گیا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور حضور کی صحت اور عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کی بڑی سعادت اور اُسکی حفاظت کا اصل ذریعہ دُعا ہے

یہ ایک حیات بخش چشمہ ہے انسان کو چاہیئے کہ اس سے خُوب سیراب ہو

"دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے یقیناً سمجھو کہ دُعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دُعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دُنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعے میں محفوظ ہے جس کے اِرد گرد مسلّح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اُس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور مُوذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ مُوذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اِس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔ یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں ... یہ خاص اکرام اِسلام کے لئے ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ اُمّت مرحومہ ہے لیکن اگر آپ ہی اس فضل سے محروم ہو جاویں اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں پانی پی سکتا ہے پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود طالب موت اور تشنہ ہلاکت ہے۔ اس صُورت میں تو چاہیئے کہ اس پر مُنہ رکھ دے اور خُوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳)

مکرم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب کیلئے

تحریکِ دُعا

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کراچی سے ۱۳ اپریل ۱۹۷۵ء کے رقم فرمودہ خط میں تحریر فرماتی ہیں کہ:-

عزیزم مرزا شمیم احمد صاحب کی طبیعت کل پھر زیادہ خراب ہو گئی تھی۔ تمام احمدی بھائی اور بہنیں درد و الحاح سے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں صحت و عافیت کی فعال اور لمبی زندگی نصیب کرے۔ آمین۔

آئندہ اتوار کو حضور ایدہ اللہ کے ساتھ ملاقات نہیں ہوگی

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ اتوار (۲۰ شہادت/اپریل) کے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات نہیں ہوگی۔

احباب یہ امر نوٹ فرمالیں اور اس کا خاص خیال رکھیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

احبابِ جماعت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا خصوصی خطاب

"اگر احبابِ جماعت اپنے ربِّ کریم پر بھروسہ رکھیں گے تو وہ یاد رکھیں خدا ان کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ انہیں مالی قربانی کی بھی توفیق دے گا۔ ایک جذبہ اور بشاشت کے ساتھ قربانی دینے کا سوال ہے وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو۔ جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں۔"

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۳ مارچ ۱۹۷۵ء)

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ ماہ شہادت ۱۳۵۴ھ
۱۸ اپریل ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسودگیٔ نفس اور اُس کی ہلاکت آفرینی!

اللہ تعالیٰ نے انسان کے لئے دو زبردست آسائشوں اور آسودگیوں کا ذکر کیا ہے۔ ایک آسائش اور آسودگی کا تعلق اس جہان کی ورلی زندگی سے ہے اور دوسری آسائش اور آسودگی وہ ہے جو انسان کو اگلے جہان میں نصیب ہوگی۔ اس جہان میں میسّر آنے والی آسائش اور آسودگی کے لئے اللہ تعالیٰ نے زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے اور آخرت کی آسائش اور آسودگی کو مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ کی اصطلاح کے ذریعہ ذہن نشین کرایا ہے۔ ان دونوں قسم کی آسائشوں اور آسودگیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ان میں سے اوّل الذکر آسائش کا انجام عذاب شدید کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جبکہ مؤخر الذکر آسودگی ایسی عظیم الشان آسودگی ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو دائمی خوشی اور خوشحالی میسر آتی ہے اور پھر وہ دائمی خوشی اور خوشحالی ہے بھی اتنی اعلیٰ درجہ کی کہ اس دنیا میں انسان اُس کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔

جہاں تک ورلی زندگی کی آسائش اور آسودگی کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ۭ (الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:- اے لوگو! جان لو کہ دنیا کی زندگی محض ایک کھیل اور دل بہلاوا ہے اور زینت حاصل کرنے اور آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر بڑائی جتانے کا ذریعہ ہے۔ ورلی زندگی (اور اس کی زینت) کی حالت بادل سے پیدا ہونیوالی کھیتی کے مشابہ ہے جس کا اُگنا زمیندار کے دل کو بہت بھاتا ہے اور وہ لہلہاتی بھی خوب ہے۔ مگر آخر تُو اس کو زرد حالت میں دیکھتا ہے اور وہ گلا ہوا چورا ہو جاتی ہے۔

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کا یہ انجام تو وہ ہے جو اسی دنیا میں ظاہر ہوتا ہے اس پر جان دینے والوں کو آخرت میں جس انجام سے دوچار ہونا پڑے گا، اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے اسی آیۂ کریمہ میں مزید فرماتا ہے:-

وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (الحدید آیت ۲۱)

ترجمہ:- اور آخرت میں (ایسے دنیاداروں کیلئے) سخت عذاب مقرر ہے۔ اور بعض کیلئے (جو زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کی محبت میں گرفتار نہیں ہوتے) اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضاء الٰہی مقرر ہے۔ اور (جہاں تک ورلی زندگی کا تعلق ہے یہ تو) صرف ایک دھوکے کا فائدہ ہے۔ (یہ اس دنیا میں بھی فریب دیئے بغیر نہیں رہتی اور اگلے جہان میں بھی عذاب شدید میں مبتلا کئے بغیر نہ رہے گی)

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مَتَاعُ الْغُرُوْرِ کی مضرت اور ہلاکت آفرینی واضح کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور رضائے الٰہی کے حصول کیلئے جدوجہد کرنے اور صرف اسے ہی اپنا منتہائے مقصود بنانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (الحدید آیت ۲۲)

ترجمہ:- (اے لوگو!) تم اپنے رب کی طرف سے آنیوالی مغفرت اور ایسی جنت کی طرف تیزی سے بڑھو جس کی قیمت تمام آسمان اور زمین کی قیمت کے برابر ہے اور جو اللہ اور اُسکے رسولوں پر ایمان لانے والوں کیلئے تجویز کی گئی ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو پسند کرتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کو اپنا منتہائے مقصود بنانے والوں کو تو اس دنیا میں ہلاکت اور آخرت میں عذاب شدید سے ڈرایا ہے لیکن مغفرت اور رضوانِ الٰہی کو اپنا منتہائے مقصود بنانے اور اس کے لئے مجاہدہ کرنیوالوں کو دوہرے اجر کی بشارت دی ہے یعنی اس دنیا میں بھی انہیں خیر و برکت دی جائے گی اور آخرت میں بھی انہیں مغفرت اور ایسی جنت عطا کی جائے گی جس کی قیمت تمام آسمان اور زمین کی قیمت کے برابر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ رضاء الٰہی کو منتہائے مقصود بنانے والوں کو اس دوہری جنت کی بشارت دیتے ہوئے فرماتا ہے:-

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (الحدید آیت ۲۹)

ترجمہ:- اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تب تم کو اللہ اپنی رحمت سے دوہرا حصہ دیگا (یعنی اس دنیا میں بھی تمہیں اپنی رحمت سے نوازے گا اور اگلے جہان میں بھی) اور تمہارے لئے نور مقرر کر دے گا جس کی مدد سے تم (تاریکی میں بھی) چلو گے اور تمہارے گناہ معاف کرے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بے انتہاء کرم کرنے والا ہے۔

الغرض اصل چیز مغفرت اور رضاء الٰہی ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان کی دُنیا بھی سنورتی ہے اور آخرت بھی۔ اور یہ حاصل ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولوں پر ایمان لانے اور اُس ایمان کے عملی تقاضے پورا کرنے کے نتیجہ میں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مامور مبعوث ہی اس لئے کرتا رہا ہے تاکہ ان کے ذریعہ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مَتَاعُ الْغُرُوْرِ کی محبت میں گرفتار ہونے والوں کو نفس کی اسیری سے رہائی دلا کر انہیں مغفرت اور رضاء الٰہی اور اس کے دوہرے اجر کا وارث بنائے۔ دنیا کی محبّت انتہاء کو پہنچ جانے کے نتیجہ میں جب فسادِ عظیم کی کیفیت رُونما ہو جاتی ہے تو اُس وقت یہ کیفیت خود تقاضا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی منتخب بندہ کو دُنیا میں بھیجے اور مخلوقِ خدا کو نفس کی اسیری سے رہائی دلا کر انہیں مغفرت اور رضوانِ الٰہی کا دالہ و شیدا بنائے۔

آج دنیا میں فسادِ عظیم کی جو کیفیت رُونما ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ دُنیا کی تمام قومیں اور انکے افراد مغفرت اور رضوانِ الٰہی کو یکسر فراموش کر کے بلکہ اسکے منکر ہو کر زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اور مَتَاعُ الْغُرُوْرِ کے متوالے بنے ہوئے ہیں اور نفس کی اسیری نے انہیں اس طرح جکڑ کر رکھ دیا ہے کہ اس سے رہائی کی کوئی دُنیوی تدبیر کارگر ثابت نہیں ہو رہی۔ اس افسوسناک صورتِ حال کی اصلاح سے متعلق یکسر مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے ماہنامہ "البلاغ" نے اپنی اپریل ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں لکھا ہے:-

"یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے؟ اس کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اس سیلاب کو روکنے کی عملی صورت کیا ہے؟ ان تمام سوالات کے آگے ہماری عقل و فکر، فہم و فراست، قوتِ عمل اور نیکی و تقویٰ کے تمام جذبات نے سپر ڈال رکھی ہے" (ماہنامہ "البلاغ" کراچی بابت اپریل ۱۹۷۵ء ص۸)

یہ درماندگی و بے چارگی، یہ بے بسی اور یہ مایوسی آئینہ دار ہے اس حقیقت کی کہ نفس کی آسودگی سے نجات دلا کر دلوں کو مغفرت اور رضوانِ الٰہی کی طرف پھیرنا انسان کے بس میں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے اپنے اختیار میں ہے اور وہ یہ کام اپنے منتخب بندوں اور ماموروں کے ذریعہ ہی انجام دیا کرتا ہے۔ انتہائی تاریکی کے اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا وہ منتخب بندہ اور مامور کون ہے؟ اصلاحِ احوال کا دارومدار اس ایک سوال کا صحیح جواب دریافت کرنے پر ہے نہ کہ اپنی خود تراشیدہ بے نتیجہ اور بے اثر مساعی پر۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حضور میں

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵ - رستم پارک نواں کوٹ لاہور

قرآن حکیم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ حق کا ذکر ہے۔ آپ نے قوم کو پہلی دفعہ خطاب کیا تو اس میں فرمایا

وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا

(مریم ۳۴)

اور جس دن میں پیدا ہوا تھا اس دن بھی مجھ پر سلامتی نازل ہوئی تھی اور جب میں مروں گا اور جب مجھے زندہ کر کے اٹھایا جائے گا اس وقت بھی مجھ پر سلامتی نازل کی جائے گی۔

عیسائی کہتے ہیں کہ آپ پر اس دنیا میں تین زمانے آئے۔ آپ پیدا ہوئے ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر مر گئے۔ تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے اور وہاں خدا کے داہنے ہاتھ عرش خدا پر اقنوم ثانی کے طور پر بٹھائے گئے۔ گویا آپ کی بعثت قیامت سے پہلے ہو گی۔ اب آپ زندہ جاوید ہیں۔

اگلی آیت میں بتایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا اصل مقام وہی ہے جو اللہ نے اپنی پہلی دعوت حق میں پیش کیا

ذَٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ

دیکھو! یہ حقیقی عیسیٰ بن مریم ہے اور یہ اس کا قول حق ہے جس میں وہ لوگ اختلاف کر رہے ہیں۔

عیسائی علماء کہتے ہیں کہ ہم نے کب اختلاف کیا؟ سبھی مانتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام قیامت سے قبل اٹھائے گئے جب کہ دوسرے مردے یوم القیامہ کو اٹھائے جائیں گے

(۲)

عصر حاضر میں یہ امر منکشف ہوا کہ قرن اول میں ایسے موحد عیسائی موجود تھے جو یہ مانتے تھے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی بعثت قیامت کو ہو گی۔ تاریخ میں اس فرقہ کا عقیدہ ان الفاظ میں محفوظ ہے۔

Christ suffered and was crucified but has not yet been raised; he will rise at the general resurrection of the dead.

حضرت مسیح کو نشانہ ایذا بنایا گیا یہاں تک کہ انہیں صلیب پر کھینچ دیا گیا۔ لیکن ابھی تک ان کی بعثت نہیں ہوئی جب عام قیامت کے دن دوسرے مردے اٹھائے جائیں گے تو وہ بھی اٹھیں گے۔

یہ عقیدہ چوتھی صدی کے ایک عیسائی عالم Epiphanius نے کرنتھی فرقہ کی طرف منسوب کیا ہے اب پتہ لگا ہے کہ یہ عقیدہ قرن اول کے ان موحدین کا ہے جنہیں تاریخ میں ابیونیہ (غوریثہ) کہا گیا۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رابرٹ گرانٹ کی کتاب Gnosticism by Robert M. Grant P. 41

(۳)

مصر کے آثار سے عیسائیوں کے باطنی فرقہ کا قدیم لٹریچر ملا ہے یہ لوگ سلسلہ ابیونیہ کے جانشین تھے پہاڑوں کی ضرب سے اتفاقاً ایک پرانی قبر کھل گئی۔ اس میں سے ایک مٹکا نکلا جس میں ۴۹ قبطی صحیفے بند تھے۔ یہ قرون اولیٰ کے باطنی عیسائیوں کی لائبریری تھی۔ ان صحائف میں حضرت مسیح کے ۱۱۴ اقوال پر مشتمل توما کی انجیل تھی۔ اسی طرح ایک انجیل فلپ ہے انجیل فلپ میں ہے کہ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیح پہلے مر گئے اور پھر زندہ ہو گئے۔ مصر کے آثار سے عیسائیوں کے باطنی فرقہ کا قدیم لٹریچر ملا ہے۔ یہ لوگ سلسلہ ابیونیہ کے جانشین تھے۔ پہاڑوں کی ضرب سے اتفاقاً ایک پرانی قبر کھل گئی۔ اس میں سے مٹکا نکلا جس میں ۴۹ قبطی صحیفے بند تھے۔ یہ قرون اولیٰ کے باطنی عیسائیوں کی لائبریری تھی۔ ان صحائف میں حضرت مسیح کے ۱۱۴ اقوال پر مشتمل توما کی انجیل تھی۔ اسی طرح ایک انجیل فلپ ہے انجیل فلپ میں ہے کہ جو لوگ یہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیح پہلے مر گئے اور پھر زندہ ہو گئے اور اب ان کی بعثت نہیں ہو گی وہ غلطی خوردہ ہیں۔ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہیں تھے وہ اس حالت سے اٹھائے گئے ان کا روحانی احیاء ہوا۔ موت ان کی بعد میں واقع ہوئی اسی طرح جو لوگ زندگی میں روحانی احیاء کا مزہ نہیں چکھتے مرنے کے بعد بھی انہیں کچھ نہیں ملے گا۔

یہ خوبصورت تمثیل انجیل فلپ میں موجود ہے۔ ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے آقا پہلے مر گئے اور پھر زندہ ہو گئے غلطی پر ہیں کیونکہ پہلے ان کا احیاء ہوا اور پھر انہوں نے وفات پائی۔ اسی طرح جو کوئی (اپنی زندگی میں) اول احیاء سے بہرہ ور نہیں ہوتا وہ (روحانی موت) مرے گا۔ (قول ۲۱)

(۲) وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ پہلے مریں گے اور پھر اٹھیں گے غلطی خوردہ ہیں اگر وہ اپنی زندگی میں احیاء سے بہرہ ور نہیں ہوتے جب مریں گے تو وہ کچھ نہیں پائیں گے (یعنی وہ روحانی احیاء سے بے نصیب رہیں گے۔) (قول ۹۰)

The Gospel of Philip by R. M. Wilson P. 85/153

ان اقوال سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے ان کا زندگی میں رفع ہوا اور مرنے کے بعد بھی ان کا روحانی احیاء ہو گا۔

مذکورہ حوالے قرآن حکیم کی صداقت پر گواہ ہیں۔

(۴)

قرون اولیٰ میں عیسائیت دو گروہوں میں بٹی ہوئی تھی ایک عبرانی نسل کے عیسائی تھے جو کہ توحید کے علمبردار اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو خدا کا فرستادہ رسول مانتے تھے۔ دوسرا گروہ غیر قوموں میں سے عیسائیت قبول کرنے والوں کا تھا۔ اس میں غلو پیدا ہوا اور حضرت مسیح کا مقام انسان سے خدا بن گیا۔

پہلے گروہ کی مندرجہ ذیل دس خصوصیات آباء کلیسیا نے بیان کی ہیں۔

۱۔ وہ خدائے واحد کے قائل تھے جس نے دنیا پیدا کی
۲۔ وہ صرف متی کی عبرانی انجیل کو مانتے تھے جو کہ ان کی تحویل میں تھی۔
۳۔ وہ پولوس کی تعلیمات کو رد کرتے اور اسے شریعت سے منحرف سمجھتے تھے
۴۔ وہ باقاعدہ ختنہ کراتے تھے
۵۔ وہ سبت کو مانتے تھے
۶۔ وہ شریعت کے مطابق یہودی طرز زندگی بسر کرتے تھے
۷۔ وہ یسوع کی بلا باپ پیدائش کے قائل تھے۔ (گو ان کا ایک گروہ یوسف نجار کو ان کا حقیقی باپ سمجھتا تھا)
۸۔ وہ یسوع کو خدا کا بیٹا کہتے تھے۔
۹۔ لیکن اس کو کلمہ ازلی اور خدا نہیں مانتے تھے۔
۱۰۔ وہ بعث بعد الموت کے قائل تھے۔

The scrolls and the New Testament
STENDAHL. K P. 259

مصر کے ایک قبر پوش پر یہ عبارت لکھی ہوئی ملی ہے۔ یہ قبر پوش پانچویں یا چھٹی صدی عیسوی کا ہے۔ "یسوع نے کہا: کوئی شخص ایسا نہیں جو کہ زمین کے بطن میں گیا اور اس کی بعثت نہ ہو"
(یسوع کے اقوال مخفیہ از آر ایم گرانٹ ص ۹۶)

اب نئے شواہد سے معلوم ہوا ہے کہ ابتدائی نصاریٰ کا ایک گروہ

• حضرت مسیح کی صلیبی موت کا قائل نہیں تھا۔
• وہ صلیب کے تین دن بعد نہیں بلکہ قیامت کے دن حضرت مسیح کی بعثت کے قائل تھے۔

ایک عیسائی عالم لکھتا ہے۔

"مسلمانوں کی کتاب قرآن میں حضرت مسیح کی خدائی کے عقیدہ کو کفر قرار دے کر اسے رد کر دیا گیا۔ اس طرح قرآن موجودہ عیسائیت کی نسبت ابتدائی عیسائیوں کے قریب تر ہے"

P THE ORIGIN OF CHRISTIANITY by CONYBEARE

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ گھانا کی انچاسویں سالانہ کانفرنس

ایمان افروز تقاریر، ایثار و قربانی کے روح پرور مناظر اور گورنر کا بصیرت افروز خطاب
ٹیلی ویژن، ریڈیو اور ملکی پریس میں وسیع اشاعت

مکرم میر عبدالرشید صاحب تبسم مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم گھانا

(۳)

گھانا میں ۱۹ سال تبلیغ اسلام

مکرم الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم اپنی [illegible] کی وجہ سے شدید کمزوری اور علالت طبع کے باوجود تینوں دن وقفہ وقفہ سے کانفرنس میں تشریف لاتے رہے اور کارروائی دیکھتے اور سنتے رہے۔ آج بھی اجلاس کے ابتداء سے ہی آپ سٹیج پر موجود تھے اور الوداعی دعاؤں میں شمولیت کا انتظار فرما رہے تھے۔

چنانچہ صاحب صدر نے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ سے کچھ ارشاد فرمانے کی درخواست کی جسے قبول کرتے ہوئے انہوں نے ایک مختصر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ فروری ۱۹۵۱ء سے کر مختلف اوقات میں خلفاء احمدیت کی ہدایات کے مطابق وہ گھانا میں خدمت اسلام کے لئے مقرر ہوتے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں مجموعی طور پر اس ملک میں ۱۹ سال کا طویل عرصہ بنی نوع انسان کی خدمت میں صرف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور اب حضور پُر نور کے ارشاد پر علاج کی غرض سے انگلستان روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ نے جماعت کے اخلاص اور تعاون پر احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور اعلان کیا کہ گھانا کے ایک باشندے کو اس ملک کا امیر مقرر کیا جانا خدا تعالیٰ کی ایک خاص نعمت اور تائید ہے آپ نے اس حقیقت کو بھی واضح کیا کہ قوموں کی زندگی کا انحصار بڑوں اور نوجوانوں سے پختہ تعلق پر موقوف ہے۔ لہذا خدا تعالیٰ کے اس فضل و تائید کی قدر کرتے ہوئے جماعت کو چاہیئے کہ وہ مرکز سلسلہ اور خلیفۂ وقت سے پہلے سے بھی بڑھ کر پختہ تعلق قائم کریں۔

اختتامی خطاب اور دعا

آخر میں صدر مجلس مکرم مولانا عبدالوہاب صاحب آدم نے مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم کی گھانا میں بے لوث خدمات کا تذکرہ کیا اور ان کی صحت و سلامتی اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق کے لئے احباب کو دعاؤں کی تحریک کی۔ انہوں نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ اس ملک کے احمدیوں اور اسی طرح ساری دنیا کے احمدیوں کو ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر خلافت حقہ سے تعلق اور وابستگی قائم ہوتی رہے گی اور خلیفۂ وقت کی اطاعت کا جذبہ ہمیشہ جماعت کی رگوں میں موجزن رہے گا۔ انہوں نے دہرایا کہ اسلام کسی ایک قوم یا ملک سے مختص نہیں بلکہ یہ ساری دنیا کے لئے ہے اور اس زمانہ میں تمام اقوام عالم کا اس کے داعی دین اسلام کی لڑی میں منسلک ہو کر پرو یا جانا جماعت احمدیہ کے ذریعہ مقدر ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مغربی افریقہ میں ہسپتالوں اور سکولوں کے قیام کا منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا تو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدی مسلمانوں نے اس منصوبہ کی کامیابی کے لئے بڑھ چڑھ کر شوق اور قربانی کے جذبہ کا اظہار کیا اور اس منصوبہ کی ترقی کے لئے اب تک دعائیں کر رہے ہیں۔ اسلام کے اس نظریہ کی تائید کہ خدا تعالیٰ کی نظر میں رنگ و نسل کا کوئی امتیاز نہیں ہے اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حضور خلیفۃ المسیح الثالث نے ایک افریقین کو یورپ میں بطور مبلغ مقرر فرمایا۔ اپنی تقریر میں انہوں نے اپنے احساس کا ذکر فرمایا کہ دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے عمومی طور پر اور ہم افریقنوں کے لئے خصوصی طور پر جو محبت و ایثار کا جذبہ کارفرما ہے وہ اس حقیقت کی عکاسی کے لئے کافی ہے کہ پوری دنیا کے احمدی ایک ہیں۔

اس کے بعد آپ نے نعروں کی گونج میں اعلان فرمایا کہ امسال جماعت نے پہلے سے بہت زیادہ قربانی کا مظاہرہ کیا ہے اور مشن کی مالی نصرت کے لئے مجموعی طور پر پونے دو لاکھ روپے سے زائد رقم جمع کی ہے۔ لیکن ساتھ ہی آپ نے یاد دلایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرمایا کرتے ہیں کہ قربانی کی توفیق ہی اصل چیز نہیں بلکہ اس کی قبولیت اصل چیز ہے۔ لہذا آئیں ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی اور معمولی قربانیوں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور بیش از پیش خدمت اسلام کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ حضور اقدس کی صحت و سلامتی اور بے انداز برکتوں والی درازئ عمر کے لئے بھی دعا کی تحریک کی گئی۔ اس کے بعد انتہائی عاجزی اور رقت کے ساتھ پُرسوز اجتماعی دعا کرائی اور جماعت احمدیہ گھانا کی ۴۹ ویں سالانہ کانفرنس بے حد کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ حاضری اور نتائج، ہر لحاظ سے یہ کانفرنس گذشتہ سالوں کی نسبت خاص امتیاز رکھتی ہے

ٹیلیویژن، ریڈیو اور پریس میں وسیع اشاعت

تینوں روز کی کارروائی کا ملکی پریس میں خوب چرچا ہوا۔ کثیر الاشاعت مقبول عام روزناموں پائینیر، ڈیلی گرافک اور گھانین ٹائمز میں باقاعدہ کانفرنس کی خبریں اور فوٹو چھپتے رہے۔ ریڈیو نے اپنی مختلف زبانوں کی نشریات میں خصوصی ذکر کیا۔ اور ٹی وی پر کانفرنس کے مختلف مناظر دکھا کر خبروں میں تذکرہ کیا جاتا رہا۔ پائینیر نے تو اپنی ۹ر جنوری کی اشاعت میں Ahmadiyya at saltpond کے عنوان سے طویل ایڈیٹوریل قلمبند کیا۔ جس میں اس نے مکرم مولوی عبدالوہاب صاحب آدم کی امیر و مشنری انچارج کے طور پر تقرری کا خصوصی طور پر ذکر کیا اور کہا کہ گھانا کے ایک باشندے کا اس ملک میں جماعت کے سربراہ کے طور پر مقرر کیا جانا اس حقیقت کی نشاندہی کر رہا ہے کہ جماعت احمدیہ اس ملک میں اپنی پختگی کے کمال کو پہنچ چکی ہے۔ پھر لکھا کہ احمدیہ جماعت کے ترقی پسند نظریات کا عملی اظہار اس کی ان تعلیمی سرگرمیوں سے عیاں ہے جن کا مظاہرہ ہمارے ہاں مختلف ادوار میں ہوتا رہا ہے۔ جماعت نے اس ملک کے بیشتر حصوں میں متعدد پرائمری، مڈل اور سیکنڈری سکول قائم کرنے کے علاوہ کئی ہسپتال جاری کئے ہوئے ہیں۔ احمدیہ مسلم مشن نے اپنی تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں کے نتیجہ میں بہت سی مفید شخصیات اور اچھے علماء تیار کئے ہیں جو موجودہ دور میں ملک کے نوجوانوں کی تربیت و اصلاح کے علاوہ بعض دیگر سماجی بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خدام کی حقیر مساعی میں بے انداز برکت عطا فرمائے اور غلبہ اسلام کی اس مہم کو جلد سے جلد انتہائی کامیابی سے ہمکنار کرے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ترسیل وعدہ جات تحریک جدید کی آخری تاریخ

عمر ہو بسر ہو تنگی ہو کہ آسائش ہو — کچھ بھی ہو بند مگر دعوت اسلام نہ ہو

امسال بعض مخصوص حالات کے باعث سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وعدہ جات تحریک جدید کو مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۰ شہادت/اپریل منظور فرمائی ہے۔ اس مہلت سے جماعتوں کو کما حقہ فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے امام عالی مقام کے حضور زیادہ سے زیادہ قربانیاں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہیئے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

میری ہمشیرہ عزیزہ ریحانہ ضمیر سلمہا اللہ بنت مرزا ضمیر علی صاحب قادیانی مرحوم شمس آباد لائل پور کا نکاح عزیزم مرزا انیس احمد سلمہ ربہ ابن مرزا بشیر احمد صاحب ننگلی وال سیالکوٹ چھاؤنی سے بعوض مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ شہر و ضلع لائلپور نے مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۷۵ء کو شمس آباد لائلپور میں پڑھا اور اسی دن تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی جس میں بہت سے احباب کے علاوہ متعدد معززین شہر نے بھی شرکت فرمائی۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے اس شادی کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

(مرزا حمید احمد دارالصدر شرقی ربوہ
کارکن دفتر آڈٹ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

(۷)

مسل ۲۱۹۸۷

مَیں عائشہ بی بی زوجہ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب قوم ڈھڈی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۵۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱ تولہ ۶۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اسوقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ عائشہ بی بی زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب ریٹائرڈ ٹیچر دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد محمد اسمٰعیل (خاوند موصیہ) ربوہ۔ گواہ شد تفضل احمد ولد محمد دین صاحب ۲۹/۲۵ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل ۲۱۹۸۸

مَیں راجہ محمد سلیم ولد راجہ محمد حسین صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن مظفر آباد آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۲۵۶/- روپے ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد راجہ محمد سلیم c/o عبدالمنان صاحب طاہر ٹو وفا ریسٹ سکول مظفر آباد آزاد کشمیر۔ گواہ شد عبدالمنان طاہر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مظفر آباد۔ گواہ شد عبدالودود طارق وصیت ۱۶۹۶۷ قائد خدام الاحمدیہ مقامی و ضلع مظفر آباد۔

مسل ۲۱۹۸۹

مَیں چوہدری غلام رسول ولد چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴/ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۲ ایکڑ مالیتی ۳۰،۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد غلام رسول چک ۸۴/ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور۔ گواہ شد مقصود احمد مسعود رسول (پسر موصی) چک ۸۴/ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد حکیم محمود احمد معلم وقف جدید ولد ناظر خان چک ۸۴/ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور

مسل ۲۱۹۹۰

مَیں فضل بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴/ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی ۱½ تولہ مالیتی ۱۰۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ فضل بی بی زوجہ چوہدری غلام رسول صاحب چک ۸۴/ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور۔ گواہ شد حکیم محمود احمد معلم وقف جدید چک ۸۴/ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور۔ گواہ شد مقصود احمد مسعود رسول (پسر موصیہ) چک ۸۴/ج ب سر شمیر روڈ ضلع لائلپور۔

مسل ۲۱۹۹۱

مَیں محمد علیم الدین ولد میاں محمد یار صاحب قوم کھوکھر پیشہ تدریس عمر ۱۶ سال بیعت ۱۸ نومبر ۱۹۴۲ء ساکن پنڈی کانڈیوال ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ نقدی (گورنمنٹ) ۴۶۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۴۰/- روپے ماہوار آمد بصورت پنشن ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد میاں محمد علیم الدین پنڈی کانڈیوال ضلع جھنگ براستہ ۲۹ جنوبی سرگودھا۔

گواہ شد محمد علی ولد محمد صاحب پنڈی کانڈیوال ضلع جھنگ۔ گواہ شد ملک رستم علی ولد ملک شہزادہ صاحب پکہ نسوانہ ضلع جھنگ۔

مسل ۲۱۹۹۲

مَیں نعیمہ خالد زوجہ حمید احمد خالد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی ۱۲۰۰/- روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ نعیمہ خالد زوجہ حمید احمد خالد صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ۔

گواہ شد حمید احمد خالد (خاوند موصیہ) انچارج لائبریری جامعہ احمدیہ ربوہ۔

گواہ شد غلام احمد نسیم ولد [illegible] صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔

دُعائے نعم البدل

۱۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ فائزہ بیگم ۱۲ فروری کو بعمر پانچ سال کپڑوں میں آگ لگ جانے کی وجہ سے فوت ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اکرم بٹ جرگہ منڈی ایمن پور بازار لائلپور)

۲۔ مکرم چوہدری جمیل احمد صاحب باندھی کا چھوٹا لڑکا بعمر ایک سال دو تین دن بیمار رہ کر یکم اپریل کو فوت ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب والدین کیلئے صبر جمیل اور نعم البدل کی دعا فرمائیں۔

(شریف احمد دیڑھوی۔ باندھی ضلع نوابشاہ)

پیٹ میں چھری مار کر اپھارہ والے جانوروں کی گیس نکالنا خطرناک علاج ہے مستقل رسیم سے ہونے والا اپھارہ صرف ایک روپیہ کے اکسیر اپھارہ کے پیکٹ سے منٹوں میں ختم نہ ہو تو قیمت واپس۔ درجن یا زیادہ پر ۲۰% کمیشن دو درجن یا زیادہ پر خرچ ڈاک بذمہ کمپنی۔

حیوانات کے نسخوں کا رسالہ مفت

ڈاکٹر راجہ ہومیو پیتھک کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ھو الشافی

آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں!

ان کی قدر کیجئے

اگر پائیوریا (ماسخورہ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔

فی کورس ۱۰/- وی پی ۱۱/۷۰ روپے

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں!

کیوٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

فون ۶۰۶/۶۰۷

شفا میڈیکو لاہور

کو چند تجربہ کار محنتی سیلزمینوں کی ضرورت ہے۔ امیدواران اپنے پریذیڈنٹ کی تصدیق کیساتھ درخواستیں بھجوائیں یا خود ملیں۔

شفا میڈیکو چوک میو ہسپتال لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک کے دورہ سے واپسی پر "مولانا شاہ احمد نورانی" کا بیان

(افریقی ممالک کے لاکھوں احمدیوں کے لئے تفنن طبع کا سامان)

روزنامہ "مشرق" لاہور اپنی ۱۵ اپریل ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں مولانا شاہ احمد نورانی کے اُس بیان کی خبر درج کرتے ہوئے جو انہوں نے بیرونی ممالک کے دَورہ سے واپسی پر دیا ــــ "افریقی ممالک میں قادیانیوں کے تبلیغی مراکز بند کر دیئے گئے" ــــ کے زیرِ عنوان اپنے نمائندہ خصوصی کے حوالہ سے رقمطراز ہے:۔

"کراچی ۱۴ اپریل (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ العلماء پاکستان کے سربراہ اور قومی اسمبلی کے رکن مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے فیصلے کا دُنیا بھر کے مسلمانوں نے خیر مقدم کیا ہے اور افریقہ میں قادیانیوں کے ۵۰ فیصد تبلیغی مشنوں میں تالے پڑ گئے ہیں ــــ وہ آج سہ پہر افریقہ، امریکہ، یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ۳½ ماہ کے تبلیغی دورہ سے واپسی کے بعد کراچی ائیرپورٹ پر اخباری نمائندوں سے خطاب کر رہے تھے۔" (روزنامہ "مشرق" لاہور بابت ۱۵ اپریل ۱۹۷۵ء صفحہ ۶)

"پاکستان سے باہر کے مسلمان ہم سے بہتر مسلمان ہیں"

"مولانا عبدالستار خاں نیازی کے بیان پر روزنامہ "مساوات" کا تبصرہ

جمعیۃ العلماء پاکستان کے سربراہ اور قومی اسمبلی کے رُکن "مولانا" شاہ احمد نورانی کی قیادت میں ایک "تبلیغی" وفد ساڑھے تین ماہ تک بیرونی ملکوں کا دَورہ کرنے کے بعد حال ہی میں پاکستان واپس آیا ہے۔ اس وفد میں "مولانا" عبدالستار خان نیازی بھی شامل تھے۔ انہوں نے بھی ایک بیان میں اپنے دَورہ کے تاثرات بیان کئے ہیں۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے روزنامہ "مساوات" لاہور کے حمید کاشمیری "دستک" کے مستقل عنوان کے تحت ۱۷ اپریل ۱۹۷۵ء کے شمارہ میں رقمطراز ہیں:۔

"عبدالستار خاں نیازی کے تاثرات مولانا (شاہ احمد نورانی) کے تاثرات سے بھی قدرے مختلف معلوم ہوتے ہیں۔ مولانا نیازی کا کہنا ہے کہ "پاکستان سے باہر کے مسلمان ہم سے زیادہ بہتر مسلمان ہیں"......

بہر حال اپنا اپنا مشاہدہ ہے۔ مولانا ستار نیازی نے بھی کچھ دیکھ بھال کر ہی کہا ہوگا کہ باہر والے ہم سے بہتر مسلمان ہیں۔ ذاتی طور پر ہم اپنی خودی اور اپنی ذات کی مسلمانی دیکھ کر تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ باہر والے ہم سے بہتر مسلمان یوں ہیں کہ اسلام کو اور مسلمانوں کو انہوں نے ذریعہ معاش نہیں بنایا ہے، نہ اسلام ان کی تجارت ہے، نہ اسلام ان کی سیاست ہے، نہ اسلام کے نام پر انہوں نے دوسروں پر فتوے لگائے، نہ اسلام کے نام پر وہ مُرغ اُڑاتے اور پلاؤ و متنجن نوش فرماتے ہیں، نہ اسلام کے نام پر دوسروں کا استحصال کرتے ہیں، نہ اسلام کی انہوں نے کوئی دکان لگا رکھی ہے جہاں سے وہ نیکی اور بدی کے پروانے بیچنے اور زعفرانی تعویذ جاری کرنے کا کاروبار کر رہے ہیں، نہ اسلام کے نام پر انہوں نے مسلمانوں میں کسی قسم کا تفرقہ ڈال رکھا ہے، نہ وہاں پر کسی ایک اسلامی ملک میں متضاد سمتوں سے مختلف اسلامی اور مسلمانی جلوس سڑکوں پر نکلتے اور آپس میں ٹکراتے دکھائی دیتے ہیں، نہ وہاں اسلام کے نام پر دو دو عیدیں کرائی جاتی ہیں، اور نہ کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو نماز سے روکنے کے لئے مسجدوں پر تالے ڈلوا دیتا ہے۔

سو اگر ان ساری باتوں پر غور کیا جائے تو ہمیں وہ اپنے سے بہتر مسلمان معلوم ہوتے ہیں اور مولانا ستار نیازی سے اختلاف کی گنجائش نظر نہیں آتی۔ لیکن اس کے باوجود تبلیغ کرنے تو ہم ہی ان کے پاس جاتے ہیں جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہم زیادہ مسلمان ہیں اور زیادہ جانتے ہیں ؎

کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا"

(روزنامہ "مساوات" لاہور بابت ۱۷ اپریل ۱۹۷۵ء صفحہ ۳ و ۴)

باجے بو (سیرالیون) کے احمدیہ میڈیکل سنٹر کی طبی خدمات

۱۸۷ کامیاب آپریشن۔ ۴۳۲۴ مریضوں کا علاج۔ عمارت کی تکمیل کا کام جاری ہے

سیرالیون میں اس وقت مجلس نصرت جہاں کے تحت چار احمدیہ میڈیکل سنٹر کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے باجے بو کے مقام پر ہمارے واقفِ زندگی ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب بڑے اخلاص اور محبت سے دن رات خدمتِ انسانیت اور خدمتِ اسلام میں مصروف ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے خط مورخہ ۷۵-۳-۳۱ میں آپ نے یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ ہسپتال کی عمارت کی تکمیل کا کام بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:۔

"الحمدللہ کہ بجلی کی وائرنگ کے ساتھ ساتھ پلستر کا تقریباً تین چوتھائی کام مکمل ہو گیا ہے۔ آپریشن بلاک میں کام جاری ہے اور امید ہے کہ ڈیڑھ ماہ میں آپریشن تھیٹر کا سامان بھی پہنچ جائے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور کام کی رفتار میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔"

ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب نے جون ۱۹۷۱ء میں اس ہسپتال کو شروع کیا تھا۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ہسپتال کی مستقل عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب موصوف نے ۱۹۷۵ء کی پہلی سہ ماہی میں ۱۸۷ کامیاب آپریشن کئے اور ۴۳۲۴ مریضوں کا علاج کیا۔ جن میں سے ۷۶۵ کا علاج مفت ہوا۔ اب ہسپتال کی عمارت کی تکمیل کے بعد انشاء اللہ کام کی رفتار میں مزید نمایاں اضافہ کی امید ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے دستِ شفا میں برکت بخشے اور آپ کو انسانیت کی بھرپور خدمت کی توفیق دے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے عزیزم انس احمد شاہ کا نکاح عزیزہ نیرہ عمران بنت سید منصور احمد صاحب کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی عبدالمجید صاحب نے احمدیہ ہال کراچی میں مورخہ ۱۴ مارچ بروز جمعہ پڑھا۔ عزیزم انس احمد شاہ سید محمد اشرف صاحب صحابی کے پوتے اور عزیزہ نیرہ عمران سید ارشد علی صاحب لکھنوی کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید محمد احمد شاہ۔ لطیف آباد۔ حیدرآباد)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مجھے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بابرکت عمر والا، خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(حبیب احمد خادم مسجد احمدیہ محلہ جہانگیر آباد شیخوپورہ)

درخواست دُعا

میری نواسی عزیزہ بشریٰ ظہور سلمہا اللہ بنت سید ظہور احمد صاحب سرور دد کے عارضہ سے سخت بے چین ہے۔ اس وقت انٹرمیڈیئٹ کے امتحان میں شامل ہے مگر اس تکلیف کی وجہ سے مجبور ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (حکیم عبدالرحمٰن شاد دارالرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

چندہ عام / حصہ آمد / چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندے ہیں ان کی باشرح ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

پبلشر مسعود احمد۔ پرنٹر سید عبدالحی باہتمام ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ